

THE CHOCOLATE BOX

مترجم: مظهر حسنین

Agatha Christie



چاکلیٹ کا ڈبہ

<https://www.facebook.com/share/g/17gVK6Xocf/>

یہ ایک طوفانی رات تھی۔ باہر ہوا زور سے چل رہی تھی اور بارش کھڑکیوں پر تیز آواز کے ساتھ ٹکرا رہی تھی۔ پاترو اور میں چولے کے سامنے بیٹھے تھے، ہمارے پاؤں آگ کی حرارت سے آرام دہ ہو گئے تھے۔ ہمارے درمیان ایک چھوٹی سی میز رکھی تھی۔ میرے پاس ایک گرم مشروب تھا، اور پاترو کے پاس گاڑھی چاکلیٹ کا کپ تھا جسے میں کبھی نہیں پیتا!

پاترو نے گلابی چینی کے کپ میں موجود گاڑھی چاکلیٹ کا گھونٹ لیا اور اطمینان کے ساتھ آہ بھری۔

"کتنی خوبصورت زندگی ہے!" اس نے کہا۔

میں نے کہا۔ "ہاں، یہ واقعی ایک اچھی دنیا ہے، یہاں میں ہوں، اچھی نوکری کے ساتھ، اور آپ ہیں، مشہور۔"

"اوہ، میرے دوست!" پاترو نے کہا۔

"لیکن آپ ہیں۔ اور بالکل درست! جب میں آپ کی کامیابیوں کی فہرست دیکھتا ہوں تو مجھے یقین نہیں آتا کہ آپ نے کبھی ناکامی کا سامنا کیا ہوگا!"

"وہ شخص واقعی عجیب ہو گا جو ایسا کہے!"
 "نہیں، لیکن سنجیدگی سے، کیا آپ نے کبھی اپنی غلطی کی وجہ سے مکمل طور پر ناکامی کا سامنا کیا؟"

"ہاں، بے شمار بار، میرے دوست۔ اچھی قسمت ہمیشہ ساتھ نہیں رہ سکتی۔ کئی بار میں دیر سے پہنچا ہوں، اور اکثر کوئی اور، جو وہی کام کر رہا تھا، پہلے پہنچ چکا ہوتا۔ دو بار بیماری کی وجہ سے میں کامیابی کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ انسان کو زندگی کے اتار چڑھاؤ کو قبول کرنا چاہیے، میرے دوست۔"

"میں نے یہ نہیں پوچھا تھا، میں یہ پوچھ رہا تھا کہ کیا آپ نے کبھی اپنی غلطی کی وجہ سے ناکامی کا سامنا کیا؟"

"آہ، سمجھا! آپ پوچھ رہے ہیں کہ کیا میں نے کبھی خود کو مکمل طور پر بیوقوف بنایا ہے؟ ایک دفعہ، میرے دوست۔" اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ آئی۔
 "ہاں، ایک دفعہ میں نے خود کو بیوقوف بنایا تھا۔" وہ اچانک کرسی پر سپردھا بیٹھ گیا۔
 "دیکھو، میرے دوست، آپ نے، مجھے معلوم ہے، میری چھوٹی کامیابیوں کی کہانیاں دیکھ رکھی ہیں۔ اب ایک اور کہانی اس مجموعے میں شامل کرو گے، ناکامی کی کہانی!"

اس نے آگے جھک کر آگ میں ایک لکڑی ڈالی اور کہا۔ پھر، اپنی انگلیاں صاف کرتے ہوئے، جو اس نے چولے کے قریب ایک کپڑے سے صاف کی تھیں، پھر وہ پیچھے کی طرف جھک کر بیٹھا اور اپنی کہانی شروع کی۔

"جوابات میں تمہیں بتانے جا رہا ہوں، وہ کئی سال پہلے بیلجیم میں ہوئی۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب فرانس میں چرچ اور ریاست کے درمیان بڑی جنگ چل رہی تھی۔ ایم۔ پاؤل ڈیر وولارڈ ایک مشہور فرانسیسی رکن پارلیمنٹ تھے۔ یہ ایک گھلا راز تھا کہ ایک وزیر کا عہدہ ان کا منتظر تھا۔ وہ اینٹی کیتھولک پارٹی کے سب سے سخت

مخالفوں میں سے تھے، اور یہ بات واضح تھی کہ جب وہ اقدار میں آئیں گے، انہیں شدید دشمنی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ کئی طریقوں سے ایک عجیب شخص تھے۔ حالانکہ وہ نہ شراب پیتے تھے نہ سگریٹ پیتے تھے، لیکن دوسرے معاملات میں وہ اتنے محتاط نہیں تھے۔ تم سمجھتے ہو، ہیٹلنگز، یہ عورتیں تھیں — ہمیشہ عورتیں!

اس نے کچھ سال پہلے برسلز کی ایک نوجوان خاتون سے شادی کی تھی، جس نے اسے اچھا خاصہ حق مہر دیا تھا۔ پیسہ ان کی پیشہ ورانہ زندگی میں بہت فائدہ مند ثابت ہوا تھا، کیونکہ ان کے خاندان کے پاس زیادہ دولت نہیں تھی، حالانکہ دوسری طرف وہ اگرچاہیں تو خود کو ایم۔ لی بارون کہہ سکتے تھے۔ ان کی شادی میں کوئی بچہ نہیں تھے، اور ان کی بیوی دو سال بعد سیڑھیوں سے گرنے کی وجہ سے وفات پا گئی۔ ان کی بیوی نے جو جائیداد انہیں وراثت میں دی تھی، اس میں ایک گھر بھی تھا جو ایونیو لوئس، برسلز میں واقع تھا۔

یہ وہی گھر تھا جہاں ان کی اچانک موت واقع ہوئی، اور یہ واقعہ اس وزیر کے استعفیٰ کے ساتھ ہوا جس کا عہدہ وہ وراثت میں لینے والے تھے۔ تمام اخباروں نے ان کے کیریئر پر طویل نوٹس شائع کیے۔ ان کی موت، جو رات کے کھانے کے بعد اچانک ہوئی، اس کو دل کی ناکامی سے جوڑ دیا گیا۔

اس وقت، میرے دوست، جیسا کہ تمہیں معلوم ہے، میں بیلجیم کی پولیس فورس کا ایک رکن تھا۔ ایم۔ پاؤل ڈیروولارڈ کی موت میرے لئے خاص طور پر دلچسپی کا باعث نہیں تھی۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہے، میں ایک اچھا کیتھولک ہوں، اور ان کی موت مجھے خوشی کا باعث لگی۔

یہ تین دن بعد کی بات ہے، جب میری تعطیلات شروع ہوئی تھیں، کہ میرے اپنے اپارٹمنٹ میں ایک وزٹر آیا —

ایک خاتون، جو بھاری نقاب میں چھپی ہوئی تھی، مگر واضح طور پر بہت جوان تھی؛ اور میں نے فوراً محسوس کیا کہ وہ ایک اچھی تربیت یافتہ نوجوان لڑکی تھی۔
 "آپ ہر کیول پارو ہیں؟" اس نے نرم اور میٹھے لہجے میں پوچھا۔
 میں نے سر جھکایا۔

"مجھے پولیس کے جاسوس کی خدمات چاہیے؟"
 میں نے دوبارہ سر جھکایا۔ "براہ کرم تشریف رکھیے، بی بی،"
 اس نے ایک کرسی پر بیٹھ کر اپنا نقاب ہٹالیا۔ اس کا چہرہ بہت خوبصورت تھا، مگر آنکھوں میں آنسو تھے اور چہرے پر غم کی جھلک تھی، جیسے وہ کسی بڑی تکلیف میں ہو۔

اس نے کہا، "پارو، مجھے پتہ ہے کہ آپ اس وقت تعطیلات پر ہیں، اس لیے آپ کسی ذاتی معاملے کی تحقیقات کر سکتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ میں پولیس کو بلانا نہیں چاہتی۔"

میں نے سر جھکایا۔ "مجھے خوف ہے کہ آپ جو درخواست کر رہی ہیں وہ ممکن نہیں، بی بی۔ چاہے میں تعطیلات پر ہوں، میں ابھی بھی پولیس کا حصہ ہوں۔"
 وہ آگے جھک کر بولی، "سنیے، پارو۔ میں جو کچھ چاہتی ہوں وہ صرف یہ ہے کہ آپ تحقیقات کریں۔ آپ اپنی تحقیقات کے نتائج پولیس کو بتانے میں آزاد ہیں۔ اگر وہ جو میں سمجھتی ہوں وہ سچ ہے، تو ہمیں قانون کی مدد کی ضرورت ہوگی۔"

اس نے معاملے کا رخ تھوڑا سا بدل دیا، اور میں نے فوراً اپنی مدد کی پیشکش کی۔
 اس کے گالوں پر ہلکا سا رنگ آیا۔ "میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں، پارو۔ یہ ایم۔ پاول ڈیروولارڈ کی موت ہے جس کی تحقیق آپ سے کرانا چاہتی ہوں۔"
 "کیا؟" میں نے حیرانی سے کہا۔

"پارو، میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے — صرف میری عورت کی جس ہے، لیکن مجھے پختہ یقین ہے — یقیناً، میں آپ کو بتاتی ہوں کہ ایم۔ ڈیروولارڈ کی موت قدرتی نہیں تھی!"

"لیکن ڈاکٹروں نے تو" —

"ڈاکٹر غلط ہو سکتے ہیں۔ وہ بہت طاقتور، بہت مضبوط تھے۔ آہ، پارو، میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ میری مدد کریں" —

غریب لڑکی تقریباً بے قابو ہو گئی تھی۔ وہ میرے سامنے گھٹنے ٹیکنا چاہتی تھی۔ میں نے جتنا ممکن تھا، اسے سکون دیا۔

"میں آپ کی مدد کروں گا، بی بی۔ مجھے تقریباً یقین ہے کہ آپ کا خوف بے بنیاد ہے، لیکن ہم دیکھیں گے۔ سب سے پہلے، میں آپ سے درخواست کروں گا کہ آپ مجھے گھر کے افراد کی تفصیل بتائیں۔"

"گھر کے نوکروں میں جینیٹ، فیلائس اور ڈینس لک ہیں۔ وہ کئی سالوں سے وہاں ہیں؛ باقی سب سادہ گاؤں کی لڑکیاں ہیں۔ پھر فرانسوا ہے، مگر وہ بھی ایک پرانا خادم ہے۔ پھر ایم۔ ڈیروولارڈ کی والدہ تھیں جو ان کے ساتھ رہتی تھیں، اور میں خود ہوں۔ میرا نام ور جینیٹ میس نارڈ ہے۔ میں مرحومہ مدام ڈیروولارڈ کی غریب کزن ہوں، ایم۔ پاؤل کی بیوی، اور میں ان کے گھرانے کا حصہ تین سال سے ہوں۔ میں نے آپ کو گھر کے افراد کے بارے میں بتا دیا ہے۔

وہاں دو مہمان بھی تھے جو گھر میں ٹھہرے تھے۔"

"اور وہ کون تھے؟"

"ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ، مرحوم ایم۔ ڈیروولارڈ کے ہمسایہ تھے فرانس میں۔ ایک انگریزی دوست، مسٹر جان ولسن بھی تھے۔"

"کیا وہ ابھی بھی آپ کے ساتھ ہیں؟"

"مسٹر ولسن تو ہیں، ہاں، لیکن ایم۔ ڈی سینٹ آلا رڈ کل روانہ ہو گئے تھے۔"

"تو آپ کا منصوبہ کیا ہے، بی بی میس نارڈ؟"

"اگر آپ آدھے گھنٹے کے اندر گھر پہنچیں گے، تو میں آپ کی موجودگی کا کوئی بہانہ بنا لوں گی۔ بہتر یہ ہوگا کہ میں آپ کو کسی طریقے سے صحافت سے جوڑ کر پیش کروں۔ میں کہوں گی کہ آپ پیرس سے آئے ہیں، اور آپ ایم۔ ڈی سینٹ آلا رڈ کا تعارفی کارڈ لے کر آئے ہیں۔ مدام ڈیروولارڈ کی صحت بہت کمزور ہے، اور وہ تفصیلات پر زیادہ دھیان نہیں دیں گی۔"

بی بی میس نارڈ کے ہوشیار بہانے کی بدولت مجھے گھر میں داخل ہونے کی اجازت مل گئی، اور مردہ رکن پارلیمنٹ کی والدہ سے ایک مختصر ملاقات کے بعد، جو ایک متاثر کن اور اثر افیہ شخصیت تھیں، حالانکہ ان کی صحت کمزور ہو چکی تھی، مجھے گھر کے اندر آزادانہ نقل و حرکت کی اجازت مل گئی۔

"میرے دوست، مجھے یہ بتانے دو (پارو صاحب نے جاری رکھا) کیا آپ میرے کام کی مشکلات کا اندازہ لگا سکتے ہیں؟ یہ وہ شخص تھا جس کی موت تین دن پہلے ہو چکی تھی۔ اگر کوئی فریب تھا، تو صرف ایک ہی امکان تسلیم کیا جاسکتا تھا— زہر! اور مجھے لاش کو دیکھنے کا کوئی موقع نہیں ملا، اور نہ ہی کسی ایسی چیز کا معائنہ یا تجزیہ کرنے کا کوئی امکان تھا جس میں زہر دیا گیا ہو۔ کوئی سراغ نہیں تھا، جھوٹا یا درست، جس پر غور کیا جاسکے۔ کیا اس شخص کو زہر دیا گیا تھا؟ کیا اس کی موت قدرتی تھی؟ میں، ہر کیول پارو، کچھ مدد کے بغیر یہ فیصلہ کرنا تھا۔"

سب سے پہلے، میں نے نوکروں سے بات کی، اور ان کی مدد سے میں نے اس شام کے واقعات کا دوبارہ جائزہ لیا۔

میں نے خاص طور پر کھانے پر توجہ دی، اور اسے پیش کرنے کے طریقے پر بھی دھیان دیا۔ سوپ خود ایم۔ ڈیروولارڈ نے ٹرے سے پیش کیا۔ پھر کلمٹس کی ایک ڈش

آئی، پھر چکن۔ آخر میں، پھلوں کی سوٹ ڈش تھی۔ اور یہ سب کھانے کی میز پر رکھا گیا اور ڈیروولارڈ نے خود پیش کیا۔ گرم کافی ایک بڑے برتن میں لے کر میز پر لائی گئی۔ وہاں کچھ بھی نہیں تھا، میرے دوست—یہ ناممکن تھا کہ کسی کو زہر دیا جائے اور باقی سب کو نہ دیا جائے!

کھانے کے بعد، مدام ڈیروولارڈ اپنے کمرے میں چلی گئیں اور محترمہ ورجینی بھی ان کے ساتھ گئیں۔ تینوں مرد ایم۔ ڈیروولارڈ کے مطالعے کے کمرے میں جا چکے تھے۔ یہاں کچھ دیر تک خوش گپیوں کا تبادلہ ہوتا رہا، جب اچانک، بغیر کسی وارننگ کے، رکن پارلیمنٹ اچانک زمین پر گر گئے۔ ایم۔ ڈی سینٹ آلا رڈ دوڑتے ہوئے باہر گئے اور فرانسوا کو فوراً ڈاکٹر بلانے کو کہا۔ اس نے کہا کہ یہ کوئی اپو پلپسی (دماغی خون کا بہاؤ) تھا، اس نے وضاحت کی۔ لیکن جب ڈاکٹر آیا، تو مریض بے سود ہو چکا تھا۔

مسٹر جان ولسن، جن سے مجھے محترمہ ورجینی نے متعارف کرایا، وہ ایک درمیانی عمر کے اور مضبوط جسم والے انگریز تھے، جنہیں ان دنوں ایک معمولی شخصیت کے طور پر جانا جاتا تھا۔ ان کا بیان، جو انہوں نے برطانوی فراسیسی میں دیا، تقریباً ویسا ہی تھا۔

"ڈیروولارڈ کا چہرہ بہت سرخ ہو گیا، اور وہ نیچے گر گئے۔"

اس جگہ پر مزید کچھ نہیں ملا۔ اگلے مرحلے میں، میں نے ایسے کی جگہ، مطالعہ کے کمرے کا دورہ کیا اور اپنی درخواست پر مجھے وہاں اکیلا چھوڑ دیا گیا۔ اب تک بی بی میس نارڈ کے نظریے کو کوئی مدد نہیں ملی تھی۔ میں نہیں مان سکتا تھا کہ یہ کسی فریب کا حصہ تھا۔ واضح طور پر وہ مردہ شخص کے لیے ایک رومانوی جذبہ رکھتی تھی، جس کی وجہ سے وہ کیس کو عام طریقے سے دیکھ نہیں پاتی تھی۔ پھر بھی، میں نے مطالعہ کے کمرے کی باریکی سے گفتیش کی۔ یہ ممکن تھا کہ ایک ہائپوڈرمی انجکشن کی سوئی مردہ شخص کی

کرسی میں اس طرح سے چھپائی گئی ہو کہ وہ ایک مہلک انجیکشن دینے میں کامیاب ہو جاتی، اور جو چھوٹا سا سوراخ بنتا، وہ ان دیکھا رہ جاتا۔ لیکن میں نے اس نظریے کو ثابت کرنے کے لیے کوئی نشان نہیں پایا۔ میں نے مایوسی کے عالم میں کرسی پر گر کر ایک اشارے سے اپنے دل کا بوجھ کم کیا۔

"آخر کار، میں اسے چھوڑ دیتا ہوں!" میں نے بلند آواز میں کہا۔ "کوئی سراغ نہیں ہے! سب کچھ بالکل معمول کے مطابق ہے۔"

جیسے ہی میں نے یہ الفاظ کہے، میری نظر قریب رکھی ایک بڑی چاکلیٹ کے ڈبے پر پڑی، اور میرا دل اچانک دھڑکنے لگا۔ یہ شاید ایم۔ ڈیروولارڈ کی موت کا سراغ نہ تھا، لیکن کم از کم یہاں کچھ ایسا تھا جو معمول سے ہٹ کر تھا۔

میں نے ڈبے کا ڈھکن اٹھایا۔ ڈبہ بھرا ہوا تھا، ابھی تک نیا تھا؛ ایک چاکلیٹ بھی غائب نہیں تھا۔ لیکن یہ چیز جو میری نظر میں آئی تھی، اس نے اس انوکھی چیز کو مزید نمایاں کر دیا۔ کیونکہ، دیکھو ہیسننگز، جہاں یہ ڈبہ خود گلابی رنگ کا تھا، اس کا ڈھکن نیلا تھا۔ اب، آپ اکثر ایک گلابی ڈبے پر نیلے ربن کو دیکھتے ہیں، اور اسی طرح نیلے ڈبے پر گلابی ربن، لیکن ایک رنگ کا ڈبہ اور دوسرے رنگ کا ڈھکن — نہیں، بالکل نہیں — یہ کبھی نہیں ہوتا!

میں ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکا تھا کہ یہ چھوٹا سا واقعہ میری مدد کے لیے کس طرح مفید ہو سکتا ہے، پھر بھی میں نے اس کی تفتیش کرنے کا فیصلہ کیا کیونکہ یہ معمول سے ہٹ کر تھا۔ میں نے فرانسوا کو بلانے کے لیے گھنٹی بجائی اور اس سے پوچھا کہ کیا اس کے مرحوم مالک کو میٹھا پسند تھا؟

ایک ہلکی سی غمگین مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی۔
ڈیروولارڈ۔ "بہت میٹھا کھانے کے شوقین تھے، وہ ہمیشہ گھر میں چاکلیٹ کا ایک ڈبہ رکھتے تھے۔ وہ کبھی بھی شراب نہیں پیتے تھے، آپ دیکھتے ہیں۔"

"تو کیا یہ ڈبہ کبھی کھولا نہیں گیا؟" میں نے اس سے ڈھکن اٹھا کر دکھایا۔
 "معاف کیجیے گا، پائرو، لیکن یہ نیا ڈبہ تھا جو ان کی موت کے دن خرید گیا تھا، جب کہ
 پچھلا ڈبہ تقریباً ختم ہو چکا تھا۔"

"تو پچھلا ڈبہ ان کی موت کے دن ختم ہو گیا تھا؟" میں نے آہستہ سے کہا۔

"جی ہاں، پائرو، میں نے اسے صبح خالی پایا اور پھینک دیا۔"

"کیا ڈیروولارڈن کے کسی بھی وقت بیٹھا کھاتے تھے؟"

"عام طور پر رات کے کھانے کے بعد، پائرو۔"

اب میں کچھ سمجھنے لگا تھا۔

"فرانسوا،" میں نے کہا، "کیا تم محتاط رہ سکتے ہو؟"

"اگر ضرورت ہو، پائرو۔"

"اچھا! تو جان لو، میں پولیس کا رکن ہوں۔ کیا آپ مجھے وہ پچھلا ڈبہ ڈھونڈ کر دے
 سکتے ہیں؟"

"بیشک، پائرو۔ وہ ڈسٹ بن میں ہوگا۔"

وہ چلا گیا اور کچھ ہی منٹوں میں ایک دھول سے ڈھکا ہوا ڈبہ لے کر واپس آیا۔ وہ
 بالکل اسی ڈبے جیسا تھا جو میں نے پکڑا ہوا تھا، بس فرق یہ تھا کہ اس بار ڈبہ نیلا تھا اور
 ڈھکن گلابی تھا۔ میں نے فرانسوا کا شکریہ ادا کیا، اسے دوبارہ محتاط رہنے کی نصیحت کی،
 اور بغیر کسی مزید تاخیر کے ایونیو لوئس کے گھر کو چھوڑ دیا۔

اس کے بعد میں نے اس ڈاکٹر سے ملاقات کی جو ڈیروولارڈ کا علاج کر رہا تھا۔
 میرے ساتھ اس کا معاملہ کچھ مشکل تھا۔

وہ بڑی خوبصورتی سے علمی جملوں کے پیچھے چھپنے کی کوشش کر رہا تھا، لیکن مجھے لگا
 کہ وہ کیس کے بارے میں اتنا پر اعتماد نہیں تھا جتنا کہ وہ دکھا رہا تھا۔

"ایسی قسم کے کئی عجیب واقعات پیش آچکے ہیں،" اس نے تبصرہ کیا، جب میں نے اسے کچھ حد تک بے نقاب کیا۔ "غصے کی اچانک شدت، شدید جذبات — ایک بھرپور کھانے کے بعد، یہ سمجھنا ضروری ہے — پھر، غصے کے دورے میں، خون سر کی طرف دوڑتا ہے، اور پھٹ! — بس، آپ کی حالت یہی ہو جاتی ہے!"

"لیکن ڈیروولارڈ کو کوئی شدید جذبات نہیں تھے۔"

"نہیں؟ میں نے یہ دیکھا تھا کہ وہ ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ کے ساتھ ایک شدید بحث کر رہے تھے۔"

"کیوں؟"

"یہ تو واضح ہے! ڈاکٹر نے اپنے کندھے جھکائے۔ "کیا ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ ایک سخت کیلتھوک نہیں تھے؟ ان کی دوستی اس چرچ اور ریاست کے معاملے کی وجہ سے خراب ہو رہی تھی۔ ایسا کوئی دن نہیں گزرتا تھا جب بحث نہ ہو۔"

ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ کے لیے، ڈیروولارڈ تقریباً مسیح کے دشمن کے مترادف تھے۔"

یہ بات غیر متوقع تھی، اور مجھے اس پر غور کرنے کا موقع ملا۔ "ایک اور سوال، ڈاکٹر۔ کیا چاکلیٹ میں مہلک زہر ڈالنا ممکن ہو سکتا ہے؟"

"یہ ممکن ہو سکتا ہے، میں مانتا ہوں،" ڈاکٹر نے آہستہ سے کہا۔ "خالص پرسیانک ایسڈ اس کیس کے لیے مناسب ہوتا، اگر بخارات کا امکان نہ ہو، اور کسی بھی چھوٹے گولے کو بغیر کسی دقت کے نگلا جاسکتا ہے — لیکن یہ زیادہ ممکن نہیں لگتا کہ چاکلیٹ میں مورفین یا اسٹرکینائن بھرا ہو —" اس نے منہ بنا کر کہا۔ "آپ سمجھتے ہیں، پارو — ایک کاٹنا ہی کافی ہوتا! غافل شخص کسی رسمی طریقے کو نہیں اپناتا۔"

"شکریہ، ڈاکٹر۔"

چاکلیٹ کا ڈبہ
میں نے رخصت لی۔ اس کے بعد میں نے کیمیکل والوں سے تفتیش کی، خاص طور پر ایونیولونس کے علاقے میں۔

پولیس کا حصہ ہونا اچھا تھا۔ مجھے بغیر کسی دقت کے وہ معلومات مل گئیں جو میں چاہتا تھا۔ صرف ایک معاملہ تھا جس میں کسی زہر کا ذکر تھا، جو اس گھر میں فراہم کیا گیا تھا۔ یہ مدام ڈیروولارڈ کے لیے آٹروپائن سلفیٹ کے آنکھوں کے قطرے تھے۔ آٹروپائن ایک طاقتور زہر ہے، اور اس لمحے مجھے خوشی ہوئی، لیکن آٹروپائن زہر کی علامات پٹوئین زہر کی علامات سے ملتی جلتی ہیں اور ان علامات سے کوئی مماثلت نہیں رکھتیں جنہیں میں مطالعہ کر رہا تھا۔ اس کے علاوہ، نسخہ ایک پرانا تھا۔ مدام ڈیروولارڈ کئی سالوں سے دونوں آنکھوں میں موتیا کی بیماری کا شکار تھیں۔

میں مایوس ہو کر واپس پلٹ رہا تھا جب کیمیکل والے کی آواز نے مجھے واپس بلا لیا۔
"ایک لمحہ، پارتو۔ مجھے یاد آیا، جو لڑکی اس نسخے کو لائی تھی، اس نے کہا تھا کہ اسے انگریزی کیمیکل والے کے پاس بھی جانا ہے۔ آپ وہاں بھی کوشش کر سکتے ہیں۔"

میں نے ایسا ہی کیا۔ ایک بار پھر اپنے سرکاری حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، میں نے وہ معلومات حاصل کی جو میں چاہتا تھا۔ ڈیروولارڈ کی موت سے ایک دن پہلے، انہوں نے مسٹر جان ولسن کے لیے ایک نسخہ تیار کیا تھا۔ اس میں کچھ خاص نہیں تھا، یہ صرف ٹرینینٹرین کی چھوٹی گولیاں تھیں۔ میں نے پوچھا کہ کیا میں انہیں دیکھ سکتا ہوں۔ اس نے مجھے دکھایا، اور میرا دل تیز دھڑکنے لگا کیونکہ وہ چھوٹی گولیاں چاکلیٹ کی شکل میں تھیں۔

"کیا یہ زہر ہے؟" میں نے پوچھا۔

"نہیں، پارتو۔"

"کیا آپ مجھے اس کے اثرات کے بارے میں بتا سکتے ہیں؟"

چاکلیٹ کا ڈبہ

"یہ خون کے دباؤ کو کم کرتا ہے۔ یہ دل کے کچھ مسائل جیسے اینجائنا ہیپٹورس کے لیے دیا جاتا ہے۔ یہ شریانوں کے تناؤ کو کم کرتا ہے۔ آرٹیریو سکروسیس میں" —
میں نے اسے بیچ میں ہی روکا۔ "خدا کی قسم! یہ ساری باتیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہی۔ کیا اس سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے؟"

"یقیناً، اس سے چہرہ سرخ ہو جاتا ہے۔"

"اور فرض کریں کہ میں آپ کی ان چھوٹی گولیوں میں سے دس یا بیس کھا لوں، تو پھر کیا ہوگا؟"

"میں آپ کو یہ کوشش کرنے کی سفارش نہیں کروں گا،" اس نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"اور پھر بھی آپ کہتے ہیں کہ یہ زہر نہیں ہے؟"

"کئی چیزیں ایسی ہیں جو زہر نہیں کہلاتیں، لیکن انسان کو مار سکتی ہیں،" اس نے پہلے کی طرح جواب دیا۔

میں دکان سے خوش ہو کر باہر نکلا۔ آخر کار، معاملے نے رفتار پکڑی تھی!

اب مجھے پتہ چل چکا تھا کہ جان ولسن کے پاس جرم کے لیے ذرائع موجود تھے — لیکن مقصد کیا تھا؟ وہ کاروبار کے لیے بیلیجیم آیا تھا اور اس نے ڈیروولارڈ سے، جبے وہ تھوڑا جانتا تھا، درخواست کی تھی کہ وہ اسے اپنے یہاں ٹھہرالے۔ بظاہر ایسا کوئی طریقہ نہیں تھا جس سے ڈیروولارڈ کی موت اسے فائدہ پہنچا سکتی تھی۔ مزید برآں، میں نے انگلینڈ میں تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ وہ کچھ سالوں سے دل کی ایک تکلیف دہ بیماری اینجائنا کاسکار تھا۔ اس لیے اس کے پاس وہ گولیاں رکھنے کا جائز حق تھا۔ پھر بھی، مجھے یقین تھا کہ کسی نے چاکلیٹ کے ڈبے کا رخ کیا، اور پہلی بار غلطی سے بھرا ہوا ڈبہ کھولا، اور آخری چاکلیٹ کا مواد نکال کر اس میں جتنی چھوٹی ٹریینٹرین گولیاں آ سکتی تھیں، وہ بھر دیں۔

چاکلیٹ کا ڈبہ
چاکلیٹس بڑی تھیں۔ میں سمجھتا تھا کہ بیس یا تیس گولیاں اس میں ڈالی جاسکتی تھیں۔
لیکن یہ کس نے کیا تھا؟

گھر میں دو مہمان تھے۔ جان ولسن کے پاس ذرائع تھے۔ سینٹ آلاڈ کے پاس مقصد تھا۔ یاد رکھیں، وہ ایک متعصب شخص تھا، اور مذہبی متعصب کا کوئی مقابلہ نہیں کیا وہ کسی طریقے سے جان ولسن کی ٹرینیشن گولیاں حاصل کر سکتا تھا؟ ایک اور چھوٹا خیال مجھے آیا۔ آہ، آپ میرے چھوٹے خیالات پر مسکرا رہے ہیں! آخر کیوں ولسن کے پاس ٹرینیشن کی کمی ہو گئی تھی؟ یقیناً وہ انگلینڈ سے مناسب مقدار میں ٹرینیشن لے کر آیا ہوگا۔ میں نے دوبارہ ایونیو لوئس میں اس گھر کا دورہ کیا۔ ولسن باہر تھا، لیکن میں نے اس کی کمرے کی صفائی کرنے والی لڑکی فیلاس کو دیکھا۔ میں نے فوراً اس سے سوال کیا کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ولسن نے کچھ وقت پہلے اپنے غسل خانہ سے ایک بوتل گم کی تھی؟ لڑکی نے فوراً جواب دیا۔ یہ بالکل سچ تھا۔ اس پر، فیلاس کو الزام لگایا گیا تھا۔ انگریزی صاحب نے ظاہر طور پر یہ سمجھا تھا کہ اس نے اسے توڑ دیا ہے، اور وہ یہ کہنا نہیں چاہتا تھا۔ حالانکہ اس نے کبھی اسے چھوا تک نہیں تھا۔ بلاشبہ یہ جینیٹ تھی—جو ہمیشہ ان جگہوں پر آتی رہتی تھی جہاں اسے نہیں ہونا چاہیے تھا۔

میں نے باتوں کا سلسلہ روکا اور رخصت لے لی۔ اب مجھے وہ سب کچھ معلوم ہو چکا تھا جو میں جاننا چاہتا تھا۔ اب میرے لیے اس کیس کو ثابت کرنا باقی تھا۔ میں نے محسوس کیا کہ یہ اتنا آسان نہیں ہوگا۔ میں یقین رکھتا تھا کہ سینٹ آلاڈ نے جان ولسن کے غسل خانہ سے ٹرینیشن کی بوتل نکالی تھی، لیکن دوسروں کو قاتل کرنے کے لیے، مجھے ثبوت پیش کرنا پڑے گا۔ اور میرے پاس پیش کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں تھا!

کوئی بات نہیں۔ میں جانتا تھا—یہ سب سے اہم بات تھی۔ آپ کو ہمارے اسٹالنز کیس میں پیش آنے والی مشکل یاد ہے، ہیٹنگز؟ وہاں بھی، میں جانتا تھا—لیکن مجھے اپنے ثبوت کی زنجیر مکمل کرنے کے لیے آخری کڑی تلاش کرنے میں کچھ وقت لگتا تھا۔

میں نے بی بی میس نارڈ سے ملاقات کی درخواست کی۔ وہ فوراً آئی۔ میں نے اس سے ایم۔ ڈی سینٹ آلا رڈ کا پتا مانگا۔

اس کے چہرے پر فکر کی لکیریں ابھریں۔

"آپ کو اس کا پتا کیوں چاہیے، پارو؟"

"بی بی، یہ ضروری ہے۔" وہ سگی اور پریشان سی نظر آئی۔

"وہ آپ کو کچھ نہیں بتا سکتا۔ وہ ایسا شخص ہے جس کے خیالات اس دنیا میں نہیں ہیں۔ وہ شاید ہی کبھی اپنے آس پاس کی چیزوں پر دھیان دیتا ہو۔"

"ممکن ہے، بی بی۔ پھر بھی، وہ مرحوم ڈیروولارڈ کے پرانے دوست تھے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مجھے کچھ بتا سکیں—پرانے وقتوں کی باتیں—پرائی دشمنی—پرائی محبت کے تعلقات۔"

لڑکی کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے اپنے ہونٹ کاٹ لیے۔

"جیسا آپ چاہیں—لیکن—لیکن اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں نے غلطی کی تھی۔ آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میری درخواست کو قبول کیا، لیکن میں اس وقت بہت پریشان تھی—تقریباً پاگل سی ہو گئی تھی۔ اب مجھے لگتا ہے کہ اس میں کوئی معرہ نہیں ہے جسے حل کیا جائے۔ براہ کرم، پارو، اسے چھوڑ دیں۔"

میں نے اسے غور سے دیکھا۔

میں نے کہا، "بی بی، کبھی کبھی ایک کتے کے لیے خوشبو کو تلاش کرنا مشکل ہوتا ہے، لیکن جب وہ خوشبو پالیتا ہے، تو دنیا کی کوئی چیز اسے چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتی! اگر وہ اچھا کتا ہو! اور میں، محترمہ، میں، ہر کیول پاترو، ایک بہت اچھا کتا ہوں۔"

وہ بغیر کچھ کسے مڑ کر چلی گئی۔ چند منٹ بعد وہ ایک کاغذ کے ٹکڑے پر پتالکھ کر واپس آئی۔ میں نے گھر چھوڑ دیا۔ فرانسوا میرے لیے باہر انتظار کر رہا تھا۔ وہ فخر مندی سے مجھے دیکھ رہا تھا۔

"کوئی خبر نہیں، پاترو؟"

"اب تک کچھ نہیں، میرے دوست۔"

"آہ! غریب ڈیرو ولارڈ!" اس نے افسوس سے کہا۔ "میں بھی اس کی سوچ سے ہم آہنگ تھا۔ مجھے پادریوں سے کوئی محبت نہیں۔ نہ کہ میں گھر میں یہ بات کہوں گا۔ خواتین سب بہت دیندار ہیں—شاید یہ اچھا ہو۔ مدام بہت پرہیزگار ہیں—اور محترمہ ورجینی بھی۔"

محترمہ ورجینی؟ کیا وہ "بہت پرہیزگار" تھیں؟ جب میں نے اس غمگین اور جذباتی چہرے کے بارے میں سوچا جو میں نے پہلے دن دیکھا تھا، تو مجھے شک ہونے لگا۔ ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ کا پتا حاصل کرنے کے بعد، میں نے وقت ضائع نہیں کیا۔ میں اس کے شاندار محل والے علاقے آردینز پہنچا، لیکن کئی دنوں تک میں اس گھر میں داخل ہونے کا کوئی بہانہ نہیں ڈھونڈ سکا۔ آخر کار میں نے ایسا کیا—

آپ کو کیا لگتا ہے؟—ایک پلمبر کے طور پر، میرے دوست! اس کے بیڈروم میں ایک چھوٹی سی گیس کی لیک کا بندوبست کرنا لمبے کا کام تھا۔ میں اپنے اوزار لینے گیا اور اس بات کا خیال رکھا کہ واپس اس وقت آؤں جب مجھے پتا تھا کہ میں وہاں تقریباً اکیلا ہی ہوں گا۔ میں جو کچھ تلاش کر رہا تھا، مجھے خود بھی نہیں پتہ تھا۔ ایک چیز جو

ضروری تھی، میں یقین نہیں کر سکتا تھا کہ اسے تلاش کرنے کا کوئی موقع ملے گا۔ وہ کبھی بھی اس کا خطرہ مول نہیں لیتا۔

پھر بھی جب میں نے غسل خانہ کے اوپر چھوٹے سے کین کو بند پایا، تو میں اس کی اندرونی حالت دیکھنے کی لاچ کو نہیں روک سکا۔ تالا کھولنا کوئی مشکل کام نہیں تھا۔ دروازہ کھل گیا۔ وہ پرانی بوتلوں سے بھرا ہوا تھا۔ میں نے ایک ایک بوتل ہاتھ سے اٹھائی۔ اچانک، میں نے ایک آہ بھری۔ تصور کیجیے، میرے دوست، میرے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی فلاسک تھی جس پر انگلش کیمیکل کی لیبل لگی ہوئی تھی۔ اس پر یہ الفاظ درج تھے: "ٹریٹمنٹ کی گولیاں۔ جب ضرورت ہو، ایک گولی لیں۔ مسٹر جان ولسن۔"

میں نے اپنے جذبات پر قابو پایا، کین بند کیا، بوتل اپنی جیب میں رکھی، اور گیس کی ایک ٹھیک کرنا جاری رکھا! انسان کو منظم ہونا چاہیے۔ پھر میں نے شاندار محل چھوڑ دیا، اور جتنا جلدی ہو سکا اپنے ملک کے لیے ٹرین پکڑ لی۔ میں اس رات دیر سے برسلز پہنچا۔ اگلے دن صبح میں ایک رپورٹ لکھ رہا تھا جب مجھے ایک نوٹ ملا۔ وہ مدام ڈیروولارڈ کی طرف سے تھا، اور اس میں مجھے ایونیو لوئس کے گھر میں فوراً پہنچنے کے لیے کہا گیا تھا۔

فرانسوانے دروازہ کھولا۔

"مدام آپ کا انتظار کر رہی ہیں۔"

اس نے مجھے اس کے کمرے تک پہنچایا۔ وہ بڑی آرام کرسی پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ محترمہ ورجینی کا کوئی نشان نہیں تھا۔

"پائرو،" بوڑھی خاتون نے کہا، "مجھے ابھی پتا چلا ہے کہ آپ وہ نہیں ہیں جو آپ دکھائی دیتے ہیں۔ آپ ایک پولیس افسر ہیں۔"

"جی ہاں، مدام۔"

"آپ یہاں میرے بیٹے کی موت کی تحقیقات کرنے آئے تھے؟"

میں نے پھر جواب دیا: "جی ہاں، مدام۔"

"میں چاہوں گی کہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کی تحقیقات میں کیا پیش رفت ہوئی ہے۔" میں تھوڑی دیر کے لیے رکا۔

"سب سے پہلے، میں یہ جاننا چاہوں گا کہ آپ یہ سب کچھ کیسے جان گئیں، مدام۔"

"اس سے، جس کا اب اس دنیا میں کوئی وجود نہیں۔"

اس کے الفاظ اور ان کا وہ انداز جس میں وہ انہیں کہہ رہی تھی، میرے دل میں ایک سردی سی پیدا کر گئی۔ میں خاموش ہو گیا۔

"لہذا، پارو، میں آپ سے بہت درخواست کرتی ہوں کہ آپ مجھے اپنی تحقیقات میں کی گئی پیش رفت کے بارے میں صاف صاف بتائیں۔"

"مدام، میری تحقیقات مکمل ہو چکی ہیں۔"

"میرے بیٹے کے بارے میں؟"

"اسے جان بوجھ کر قتل کیا گیا۔"

"آپ جانتے ہیں کہ کس نے؟"

"جی ہاں، مدام۔"

"پھر وہ کون تھا؟" ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ۔

"آپ غلط ہیں۔ ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ ایسے جرم کے قابل نہیں ہیں۔"

"میرے پاس ثبوت ہیں۔"

"میں آپ سے ایک بار پھر درخواست کرتی ہوں کہ آپ مجھے سب کچھ بتائیں۔"

اس بار میں نے اس کی بات مانی اور ہر ایک قدم کا ذکر کیا جو مجھے سچائی تک لے آیا تھا۔ وہ بہت دھیان سے سن رہی تھی۔

آخر کار اس نے سر ہلایا۔

"ہاں، ہاں، یہ سب کچھ جیسا آپ کہتے ہیں، بس ایک بات چھوڑ کر۔ یہ ایم۔ ڈی سینٹ آلا رڈ نہیں تھے جنہوں نے میرے بیٹے کو مارا۔ یہ میں تھی، اس کی ماں۔" میں نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ نرم نرم سر ہلاتے ہوئے بول رہی تھی۔

"یہ اچھا ہوا کہ میں نے آپ کو بلایا۔ یہ خدا کی ہدایت تھی کہ ور جینی نے مجھے بتایا، جب وہ خانقاہ جا رہی تھی، جو کچھ اس نے کیا تھا۔ سنیں، پارو! میرا بیٹا ایک بد عنوان انسان تھا۔ اس نے چرچ کا پیچھا کیا۔ اس نے گناہوں کی زندگی گزاری۔ اس نے دوسرے لوگوں کی زندگیوں کو بھی تباہ کیا۔ لیکن اس سے بھی بدتر بات یہ تھی کہ ایک دن صبح جب میں اپنے کمرے سے باہر نکلی، میں نے اپنی بہو کو سیر ڈھیوں پر کھڑا دیکھا۔ وہ ایک خط پڑھ رہی تھی۔ میں نے اپنے بیٹے کو اس کے پیچھے آتے ہوئے دیکھا۔ ایک تیز دھکا، اور وہ گر گئی، اس کا سر سنگ مرمر کی سیر ڈھیوں سے ٹکرا گیا۔ جب اسے اٹھایا گیا تو وہ مر چکی تھی۔ میرا بیٹا ایک قاتل تھا، اور صرف میں، اس کی ماں، یہ جانتی تھی۔"

اس نے کچھ لمحوں کے لیے اپنی آنکھیں بند کیں۔ "آپ یہ نہیں سمجھ سکتے، پارو، میری تکلیف، میری مایوسی۔"

مجھے کیا کرنا چاہیے تھا؟ کیا میں اسے پولیس کے حوالے کرتی؟ میں خود کو ایسا کرنے پر مجبور نہیں کر سکی۔ یہ میری ذمہ داری تھی، مگر میرا جسم کمزور تھا۔

پھر کیا، کیا وہ مجھ پر یقین کرتے؟ میری نظر کچھ عرصے سے کمزور ہو چکی تھی۔ وہ کہیں گے کہ میں غلط ہوں۔ میں نے خاموشی اختیار کی، مگر میرا ضمیر مجھے سکون نہیں دیتا تھا۔ خاموش رہ کر میں بھی قاتل بن چکی تھی۔ میرا بیٹا اپنی بیوی کی دولت کا وارث بن چکا تھا۔ وہ خوشحال ہو رہا تھا جیسے سبز درختوں کے بغیر۔ اور اب اسے وزیر کا عہدہ ملنے والا تھا۔

اس کا چرچ کے خلاف تعاقب بڑھتا جا رہا تھا۔ اور پھر ور جینی تھی۔ وہ، غریب بچی، خوبصورت اور فطری طور پر دیندار، اس کی طرف کھنچی جا رہی تھی۔ اس کے پاس عورتوں کے لیے ایک عجیب اور خوفناک طاقت تھی۔ میں نے یہ ہوتے ہوئے دیکھا، اور میں اسے روکنے کے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔ اس کا ارادہ کبھی بھی اس سے شادی کرنے کا نہیں تھا۔ وہ وقت آیا جب وہ سب کچھ اس کے حوالے کرنے کے لیے تیار تھی۔

"پھر مجھے اپنا راستہ صاف نظر آیا۔ وہ میرا بیٹا تھا۔ میں نے اسے زندگی دی تھی۔ میں اس کی ذمہ دار تھی۔ اس نے ایک عورت کے جسم کو مارا تھا، اب وہ دوسری عورت کی روح کو مارنے والا تھا! میں مسٹر ولسن کے کمرے میں گئی، اور گولیوں کی بوتل لے آئی۔ اس نے ایک بار ہنستے ہوئے کہا تھا کہ اس میں اتنی گولیاں ہیں کہ ایک انسان کو مارا جاسکتا ہے! میں اس کے مطالعے والے کمرے میں گئی اور وہ بڑی چاکلیٹ کا ڈبہ کھولا جو ہمیشہ میز پر پڑا رہتا تھا۔ میں نے غلطی سے ایک نیا ڈبہ کھول دیا۔ دوسرا ڈبہ بھی میز پر تھا۔ اس میں بس ایک چاکلیٹ بچی ہوئی تھی۔ اس نے کام کو آسان بنا دیا۔ کوئی بھی چاکلیٹ نہیں کھاتا تھا سوائے میرے بیٹے اور ور جینی کے۔ میں اس رات اسے اپنے ساتھ رکھوں گی۔ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا میں نے منصوبہ بنایا تھا۔"

اس نے توقف کیا، ایک منٹ کے لیے آنکھیں بند کیں، پھر دوبارہ کھولیں۔ "پارو، میں آپ کے ہاتھوں میں ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ میرے پاس جینے کے لیے زیادہ دن نہیں ہیں۔"

میں اپنے عمل کے لیے اچھے خدا کے سامنے جواب دہ ہونے کے لیے تیار ہوں۔ کیا مجھے اس کا جواب زمین پر بھی دینا ہوگا؟"

میں تھوڑی دیر کے لیے ہچکچایا۔ "لیکن وہ خالی بوتل، مدام،" میں نے وقت گزاری کے لیے کہا۔ "وہ ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ کے پاس کیسے پہنچی؟"

"جب وہ مجھ سے الوداع کہنے آیا، پارو، تو میں نے وہ بوتل اس کی جیب میں ڈال دی۔ مجھے نہیں پتہ تھا کہ اسے کہاں پھینکوں۔ میں اتنی کمزور ہوں کہ بغیر کسی کی مدد کے زیادہ حرکت نہیں کر سکتی، اور اگر وہ میرے کمرے میں خالی بوتل دیکھ لیتا تو شک پیدا ہو سکتا تھا۔ آپ سمجھتے ہیں، پارو—" اس نے خود کو پورے قد سے سیدھا کیا۔ "یہ مقصد نہیں تھا کہ ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ پر شک کیا جائے! میں نے کبھی ایسی بات کا سوچا بھی نہیں تھا۔ مجھے لگا کہ اس کا نوکر خالی بوتل دیکھ کر اسے بغیر کسی سوال کے پھینک دے گا۔"

میں نے سر جھکایا۔ "میں سمجھ گیا، مدام،" میں نے کہا۔

"اور آپ کا فیصلہ، پارو؟"

اس کی آواز مضبوط اور بے دلی سے آزاد تھی، اور اس کا سر پہلے کی طرح بلند تھا۔ میں نے اپنے قدم اٹھائے۔

میں نے کہا، "مدام، مجھے آپ کو اچھے دن کی دعا دینے کا اعزاز حاصل ہے۔ میں نے اپنی تحقیقات کی ہیں—اور ناکام رہا ہوں! یہ معاملہ ختم ہو چکا ہے۔"

وہ کچھ دیر خاموش رہی، پھر آہستہ سے کہا: "وہ ایک ہفتے بعد مر گئی۔ محترمہ ورجینی نے اپنی دینی تربیت کو مکمل کیا اور باقاعدگی سے پردہ لے لیا۔ یہ، میرے دوست، کہانی ہے۔ مجھے اعتراف کرنا پڑے گا کہ اس میں میری حیثیت خاص نہیں ہے۔"

"لیکن یہ ناکامی نہیں تھی،" میں نے اعتراض کیا۔ "ایسی حالت میں آپ اور کیا سوچ سکتے تھے؟"

"آہ، میرے دوست!" پارو نے اچانک جوش کے ساتھ کہا، "کیا تم نہیں دیکھتے؟ لیکن میں تیس یا چھتیس بار احمق بنا!"

میرے دماغ کے خاکی خلیے بالکل کام نہیں کر رہے تھے۔ سارا وقت میرے ہاتھوں میں سراغ تھا۔
"کون سا سراغ؟"

"چاکلیٹ کا ڈبہ! کیا تم نہیں دیکھتے؟ کیا کوئی اپنی مکمل عقل کے ساتھ ایسی غلطی کرتا؟ مجھے معلوم تھا کہ مڈم ڈیروولارڈ کو موتیا کا مرض تھا—آٹروپائن کے قطرے نے مجھے یہ بتایا۔ گھر میں صرف ایک شخص کی نظر ایسی تھی کہ وہ یہ نہیں دیکھ سکتی تھی کہ کون سا ڈھکن تبدیل کیا گیا تھا۔ وہ چاکلیٹ کا ڈبہ تھا جس نے مجھے سراغ دیا، اور پھر بھی آخر تک میں اس کی اصل اہمیت کو سمجھنے میں ناکام رہا!"

"میرے نفسیاتی پہلو بھی غلط تھا۔ اگر ایم۔ ڈی سینٹ آلارڈ مجرم ہوتا، تو وہ کبھی بھی ایسی بوتل نہیں رکھتا جو اس کے جرم کو ثابت کرتی۔ وہ بوتل ملنا اس کی بے گناہی کا ثبوت تھا۔ میں پہلے ہی محترمہ ورجینی سے یہ جان چکا تھا کہ وہ غافل طبیعت کی مالک تھی۔ مجموعی طور پر یہ ایک بہت ہی غمگین معاملہ تھا جو میں نے آپ کو سنایا! صرف آپ کو ہی میں نے یہ کہانی سنانی ہے۔ آپ سمجھتے ہیں، اس میں میری حالت بہت اچھی نہیں دکھائی دیتی! ایک بوڑھی عورت اتنے سادہ اور چالاک طریقے سے جرم کرتی ہے کہ میں، ہر کیول پائرو، مکمل طور پر دھوکہ کھا جاتا ہوں۔"

"یہ بہت عجیب ہے! یہ سوچنا بھی نہیں چاہیے! اسے بھول جاؤ۔ یا نہیں—یاد رکھو، اور اگر کبھی یہ لگے کہ میں مغرور ہو رہا ہوں—یہ ممکن نہیں ہے، لیکن یہ ہوسکتا ہے۔" میں نے مسکراہٹ کو چھپایا۔

"اچھا، میرے دوست، تم مجھے 'چاکلیٹ کا ڈبہ' کہو گے۔ کیا یہ طے ہے؟"
"یہ معاہدہ ہے!"

چاکلیٹ کا ڈبہ

"آخر کار،" پائرو نے سوچتے ہوئے کہا، "یہ ایک تجربہ تھا! میں، جس کے پاس اس وقت یورپ کا سب سے بہترین دماغ ہے، میں بڑی وسعت قلبی سے کام لے سکتا ہوں!"

"چاکلیٹ کا ڈبہ،" میں نے آہستہ سے کہا۔ "معاف کیجیے، پائرو؟" میں نے پائرو کے معصوم چہرے کو دیکھا، جو آگے جھک کر پوچھ رہا تھا، اور میرا دل ٹوٹ گیا۔ میں نے اکثر اس کے ہاتھوں تکلیف اٹھائی تھی، لیکن میں بھی، اگرچہ یورپ کا سب سے بہترین دماغ نہ رکھتے ہوئے، وسعت قلبی سے کام لے سکتا تھا! "کچھ نہیں،" میں نے جھوٹ بولا، اور ایک اور سگریٹ جلا لیا، اور خود ہی مسکراتے ہوئے۔

اختتام۔۔۔۔۔

مترجم : مظہر حسین

ایم اے (بین الاقوامی تعلقات)

0312-2433707